پس انداز موسم

احمد فراز

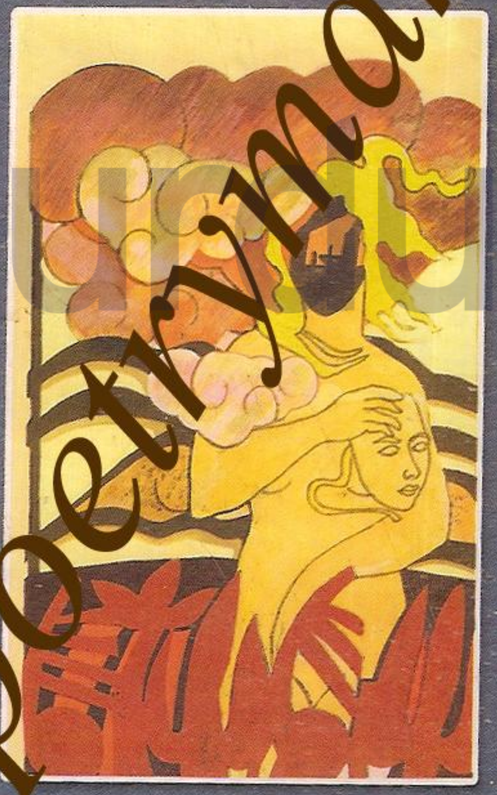

www.poetrymania.com
urduinpage.com
www.poetrymania.com

Dost

قربِ جاناں کا نہ میخانے کا موسم آیا	09
میں تو مقتل میں بھی قسمت کا سکندر نکلا	11
وہی عشق جو تھا کبھی جنوں اُسے روزگار بنا دیا	13
گیسوئے شام میں ایک ستارہ ایک خیال	14
رونے سے ملال گھٹ گیا ہے	16
گئے دنوں میں محبت مزاج اُس کا تھا	17
بن باس کی ایک شام.....	19
وہ شکل وہ لالے کی سی کیاری نہیں بھولے	21
مرثیہ	23
جہاں کے شور سے گھبرا گئے کیا	24
جب ملاقات بے ارادہ تھی	26
یہ دل جو تجھ کو بظاہر بھلا چکا بھی ہے	29
شگفتِ گُل کی صدا میں رنگِ چمن میں آؤ	31

کوچۂ یار سے ہر فصل میں گزرے ہیں مگر
شاید اب جاں سے گزر جانے کا موسم آیا

urdupage.com
www.poetrymania.com

اس در پہ ٹھکانہ کبھی اس راہ میں ڈیرا 33

تھکا گیا ہے مسلسل سفر اُداسی کا 35

جان سے عشق اور جہاں سے گریز 37

غیرتِ عشق سلامت تھی اَنا زندہ تھی 38

وہ دشمنِ جاں جان سے پیارا بھی کبھی تھا 39

یہ جان کر بھی کہ دونوں کے راستے تھے الگ 41

ہم بھی شاعر تھے کبھی جانِ سخن یاد نہیں 42

وحشت تھی مگر چاک لبادہ بھی نہیں تھا 44

ردائے زخم ہر گل پیرہن پہنے ہوئے ہے 46

قربت نہیں تو شدّتِ ہجراں ضرور ہو 48

جس طرح کوئی کہے..... 50

شہر نامہ 51

کر گئے کوچ کہاں 61

ابھی ہم خوبصورت ہیں 64

وہ لمحے کتنے دروغ گو تھے 69

اے میرے وطن کے خوشنواؤ 73

اے میرے سارے لوگو 81

نامۂ جاناں 85

غرورِ جاں کو مرے یار بیچ دیتے ہیں 88

چاک پیراہنی گل کو صبا جانتی ہے 89

یوسف نہ تھے مگر سرِ بازار آ گئے 90

مسندِ پیرِ مغاں 92

زندگی سے یہی گلہ ہے مجھے 94

آشنا کوئی سرِ شہرِ ستمگر نہ ملا 95

شہر میں اب کوئی دیوانہ رہا ہو کہ نہ ہو 97

حیران ہوں خود کو دیکھ کر میں 99

بے نیازانہ ہمیشہ کی طرح ملتا ہے 102

ناخوش ہیں کبھی بُت کبھی ناراض حرم ہے 103

قربت بھی نہیں دل سے اُتر بھی نہیں جاتا 105

جہاں بھی جانا تو آنکھوں میں خواب بھر لانا 107

سپردگی شاخِ گل کی وحشت غزال کی ہو 108

اوّل اوّل کی دوستی ہے ابھی 110

جب سب کے دلوں میں گھر کرے تُو 113

اندھیرا ہے تو تہمت شام پر نہیں 115

بیادِ فیض 117

اب وہ منظر نہ وہ چہرے ہی نظر آتے ہیں 119

سنگ دل ہے وہ تو کیوں اس کا گِلہ میں نے کیا 121

پردیس میں جاتے سال کی آخری رات 123

گِلہ فضول تھا عہدِ وفا کے ہوتے ہوئے 125

شام اور قریۂ ملال کی شام 127

ابو جہاد 129

لگی ہے آگ پر کوئی بھی گھر نہیں 132

urduinpage.com

کوئی احسان چشمِ یار پہ نہیں 133
نہ سہہ سکا جب مسافتوں کے عذاب سارے 134
اماں مانگو نہ ان سے دلفگاراں ہم نہ کہتے تھے 136
کل رات ہم سخن کوئی بُت تھا خدا کہ میں 138
پیشہ ور گواہوں کی اور بھی مثالیں تھیں 140
بہت سیرِ گل اے صبا کر چلے 142
جو حرفِ حق تھا وہی جا بجا کہا سو کہا 144
ہچ ہائیکر 146

Rashid SAHIL

www.poetrymania.com
urduinpage.com

○

قربِ جاناں کا نہ میخانے کا موسم آیا
پھر سے بے صرفہ اجڑ جانے کا موسم آیا

کنجِ غربت میں کبھی گوشۂ زنداں میں تھے ہم
جانِ جاں جب بھی ترے آنے کا موسم آیا

اب لہو رونے کی خواہش نہ لہو ہونے کی
دلِ زندہ ترے مر جانے کا موسم آیا

کوچۂ یار سے ہر فصل میں گزرے ہیں مگر
شاید اب جاں سے گزر جانے کا موسم آیا

کوئی زنجیر، کوئی حرفِ خرد لے آیا
فصلِ گل آئی کہ دیوانے کا موسم آیا

سیلِ خوں شہر کی گلیوں میں در آیا ہے فرازؔ
اور تُو خوش ہے کہ گھر جانے کا موسم آیا

urduinpage.com

○

میں تو مقتل میں بھی قسمت کا سکندر نکلا
قرعۂ فال مرے نام کا اکثر نکلا

تھا جنہیں زعم وہ دریا بھی مجھی میں ڈوبے
میں کہ صحرا نظر آتا تھا سمندر نکلا

میں نے اس جانِ بہاراں کو بہت یاد کیا
جب کوئی پھول مری شاخِ ہنر پر نکلا

شہر والوں کی محبت کا میں قائل ہوں مگر
میں نے جس ہاتھ کو چوما وہی خنجر نکلا

تو یہیں ہار گیا ہے مرے بزدل دشمن
مجھ سے تنہا کے مقابل ترا لشکر نکلا

میں کہ صحرائے محبت کا مسافر تھا فرازؔ
ایک جھونکا تھا کہ خوشبو کے سفر پر نکلا

○

وہی عشق جو تھا کبھی جنوں اسے روزگار بنا دیا
کہیں زخم بیچ کے آ گئے کہیں شعر کوئی سنا دیا

وہی ہم کہ جن کو عزیز تھی دُرِ آبرو کی چمک دمک
یہی ہم کہ روزِ سیاہ میں زرِ داغِ دل بھی لٹا دیا

کبھی یوں بھی تھا کہ ہزار تیر جگر میں تھے تو دکھی نہ تھے
مگر اب یہ ہے کسی مہرباں کے تپاک نے بھی رلا دیا

کبھی خود کو ٹوٹتے پھوٹتے بھی جو دیکھتے تو حزیں نہ تھے
مگر آج خود پہ نظر پڑی تو شکستِ جاں نے ہلا دیا

کوئی نامہ دلبرِ شہر کا کہ غزل گری کا بہانہ ہو
وہی حرفِ دل جسے مدتوں سے ہم اہلِ دل نے بھلا دیا

urdunpage.com

○

گیسوئے شام میں ایک ستارہ ایک خیال
دل میں لیے پھرتے ہیں تمہارا ایک خیال

بامِ فلک پر سورج چاند ستارے تھے
ہم نے بیاضِ دل پہ اتارا ایک خیال

کبھی تو ان کو بھی دیکھو، جن لوگوں نے
عمر گنوائی اور سنوارا ایک خیال

یاد کے شہر کے شور سے کالے کوسوں دور
دشتِ فراموشی سے پکارا ایک خیال

یوں بھی ہُوا ہے دل کے مقابل دنیا تھی
پھر بھی نہ ہارا پھر بھی نہ ہارا ایک خیال

مجھ پر ضرب پڑی، تو خلقت نے دیکھا
میری بجائے پارا پارا ایک خیال

ایک مسافت ایک اداسی ایک فراز
ایک تمنّا، ایک شرارا، ایک خیال

www.poetrymania.com
urduinpage.com

○

رونے سے ملال گھٹ گیا ہے
بادل تھا برس کے چھٹ گیا ہے

اب دوش پہ سر نہیں تو گویا
اک بوجھ سا دل سے ہٹ گیا ہے

یہ خلوتِ جاں میں کون آیا
ہر چیز الٹ پلٹ گیا ہے

کیا مالِ غنیم تھا مرا شہر
کیوں لشکریوں میں بٹ گیا ہے

اب دل میں فرازؔ کون آئے
دنیا سے یہ شہر کٹ گیا ہے

○

گئے دنوں میں محبت مزاج اس کا تھا
مگر کچھ اور ہی انداز آج اس کا تھا

وہ شہر یار جب اقلیمِ حرف میں آیا
تو میرا دست نگر تخت و تاج اس کا تھا

میں کیا بتاؤں کہ کیوں اس نے بے وفائی کی
مگر یہی کہ کچھ ایسا مزاج اس کا تھا

ہمیں بھی دکھ ہے دلِ زندہ دل کے مرنے کا
کسی کے پاس مگر کب علاج اس کا تھا

urdupage.com

لہو لہان تھا میں اور عدل کی میزان
جھکی تھی جانبِ قاتل کہ راج اس کا تھا

تجھے گلہ ہے کہ دنیا نے پھیر لیں آنکھیں
فرازؔ یہ تو سدا سے رواج اس کا تھا

بن باس کی ایک شام.....

یہ آخری ساعت شام کی ہے
یہ شام جو ہے مہجوری کی
یہ شام اپنوں سے دوری کی

اس شام افق کے ہونٹوں پر
جو لالی ہے زہریلی ہے
اس شام نے میری آنکھوں سے
صہبائے طرب سب پی لی ہے
یہ شام غضب تنہائی کی

urdupage.com

پت چھڑ کی ہوا برفیلی ہے
اس شام کی رنگت پیلی ہے
اس شام فقط آواز تری
کچھ ایسے سنائی دیتی ہے
آواز دکھائی دیتی ہے

یہ آخری ساعت شام کی ہے
یہ شام بھی تیرے نام کی ہے

○

وہ شکل وہ لالے کی سی کیاری نہیں بھولے
اگبور[1] میں جو شام گزاری نہیں بھولے

صورت تھی کہ ہم جیسے صنم ساز بھی گم تھے
مورت تھی کہ ہم جیسے پجاری نہیں بھولے

اب اس کا تغافل بھی گوارا کہ ابھی تک
ہم ترکِ ملاقات کی خواری نہیں بھولے

یاروں کی خطاؤں پہ نظر ہم نے نہ رکھی
اور یار کوئی بھول ہماری نہیں بھولے

---

۱ نائیجیریا کا ایک شہر

www.poetrymania.com
urdupinpage.com

خلعت کے لیے حرف کا سودا نہیں کرتے
کچھ لوگ ابھی وضع ہماری نہیں بھولے

دانے کی ہوس لا نہ سکی دام میں مجھ کو
یہ میری خطا میرے شکاری نہیں بھولے

ہم اپنے تئیں لاکھ زِخود رفتہ ہوں لیکن
یوں ہے کہ کوئی بات تمہاری نہیں بھولے

اک لُعبتِ ہندی نے فرازؔ اب کے لکھا ہے
رادھا کو کبھی کرشن مراری نہیں بھولے

مرثیہ

وہ زخمِ انتظار کی لذّت بھی لے گیا
اب نامہ بر کی راہ نہ دیکھا کریں گے ہم

وہ کس طرح ملا تھا جدا کیسے ہو گیا
سوچا تھا یہ سوال نہ سوچا کریں گے ہم

اے زندگی جب اس سے وفا کر سکی نہ تو
پھر تُو بتا کہ تجھ سے وفا کیا کریں گے ہم

urduinpage.com

○

جہاں کے شور سے گھبرا گئے کیا
مسافر گھر کو واپس آ گئے کیا

نہ تھی اتنی کڑی تازہ مسافت
پرانے ہم سفر یاد آ گئے کیا

یہاں کچھ آشنا سی بستیاں تھیں
جزیروں کو سمندر کھا گئے کیا

مری گردن میں باہیں ڈال دی ہیں
تم اپنے آپ سے اکتا گئے کیا

نہیں آیا مرا جانِ بہاراں
درختوں پر شگوفے آ گئے کیا

جہاں میلہ لگا ہے قاتلوں کا
فرازؔ اس شہر میں تنہا گئے کیا

urduinpage.com

○

جب ملاقات بے ارادہ تھی
اس میں آسودگی زیادہ تھی

نہ توقع نہ انتظار نہ رنج
صبحِ ہجراں نہ شامِ وعدہ تھی

نہ تکلّف نہ احتیاط نہ زعم
دوستی کی زبان سادہ تھی

جب بھی چاہا کہ گنگناؤں اسے
شاعری پیش پا فتادہ تھی

لعل سے لب چراغ سی آنکھیں
ناک ستواں جبیں کشادہ تھی

حدّتِ جاں سے رنگ تانبا سا
ساغر افروز موجِ بادہ تھی

زلف کو ہمسری کا دعویٰ تھا
پھر بھی خوش قامتی زیادہ تھی

کچھ تو پیکر میں تھی بلا کی تراش
کچھ وہ کافر تنک لبادہ تھی

اپسرا تھی نہ حور تھی نہ پری
دلبری میں مگر زیادہ تھی

جتنی بے مہر، مہرباں اتنی
جتنی دشوار، اتنی سادہ تھی

urduinpage.com

اک زمانہ جسے کہے قاتل
میرے شانے پہ سر نہادہ تھی

یہ غزل دین اُس غزال کی ہے
جس میں ہم سے وفا زیادہ تھی

وہ بھی کیا دن تھے جب فرازؔ اس سے
عشق کم عاشقی زیادہ تھی

○

یہ دل جو تجھ کو بظاہر بھُلا چکا بھی ہے
کبھی کبھی ترے بارے میں سوچتا بھی ہے

گزر سکے تو گزر جا شبِ فراق، کہ ہم
تھکے ہوئے بھی ہیں برسوں کا رتجگا بھی ہے

دلا ملال نہ رکھ اس سے تُو کہ وہ ظالم
ندیم سارے جہاں کا سہی ترا بھی ہے

وہی ہوائیں جو کل لے گئی تھیں میری گلیم
انہی کی زد پہ ترا طُرّہ و قبا بھی ہے

urdupage.com

غنیم کو مگر اس کا نہیں ہے اندازہ
جو بے سپر تنِ تنہا ہے قافلہ بھی ہے

فرازؔ شہرِ غزل میں قدم سلوک سے رکھ
کہ اس میں میرؔ سا، غالبؔ سا خوش نوا بھی ہے

''نائیجیریا''

○

شگفتِ گُل کی صدا میں رنگِ چمن میں آؤ
کوئی بھی رت ہو بہار کے پیرہن میں آؤ

کوئی سفر ہو تمہی کو منزل سمجھ کے جاؤں
کوئی مسافت ہو تم مری ہی لگن میں آؤ

کبھی تو ایسا بھی ہو کہ لوگوں کی بات سن کر
مری طرف تم رقابتوں کی جلن میں آؤ

وہ جس غرور اور ناز سے تم چلے گئے تھے
کبھی اسی تمکنت، اسی بانکپن میں آؤ

urduinpage.com

یہ کیوں ہمیشہ مری طلب ہی تمہیں صدا دے
کبھی تو خود بھی سپردگی کی تھکن میں آؤ

ہزار مفلس سہی مگر ہیں سخی بلا کے
کبھی تو تم اہلِ درد کی انجمن میں آؤ

ہم اہلِ دل ہیں ہماری اقلیم حرف کی ہے
کبھی تو جانِ سخن، دیارِ سخن میں آؤ

کبھی کبھی دوریوں سے کوئی پکارتا ہے
فراز جانی، فراز پیارے، وطن میں آؤ

(لندن)

○

اس در پہ ٹھکانہ کبھی اس راہ میں ڈیرا
ہم خانہ بدوشوں کا یہی شام سویرا

بے مہریٔ دنیا کا گلہ ہے ترے لب پر
اب کیسے بتاؤں تجھے میں بھی نہیں تیرا

وہ چار قدم ہے یہ کرن ہم سفری کی
پھر آگے وہی شہرِ جدائی کا اندھیرا

ہیں بھی جو تنک خُو تو زمانے کے لیے ہیں
اے جاں کبھی ہم نے ترا فرماں نہیں پھیرا

urduinpage.com

مطلعی

اک مُشتِ غُبار اور کفِ موجِ ہوا پر
چاہا تو سمیٹا ہے نہ چاہا تو بکھیرا

مل جائے جو غربت میں فرازؔ اب وہی ہمدم
ہو جائے جہاں شام وہیں رین بسیرا

(نیویارک)

○

تھکا گیا ہے مسلسل سفر اُداسی کا
اور اب بھی ہے مرے شانے پہ سر اداسی کا

وہ کون کیمیا گر تھا کہ جو بکھیر گیا
ترے گلاب سے چہرے پہ زر اُداسی کا

مرے وجود کے خلوت کدے میں کوئی تو تھا
جو رکھ گیا ہے دیا طاق پر اُداسی کا

میں تجھ سے کیسے کہوں یارِ مہرباں میرے
کہ تُو علاج نہیں میری ہر اُداسی کا

urduinpage.com

یہ اب جو آگ کا دریا مرے وجود میں ہے
یہی تو پہلے پہل تھا شرر اُداسی کا

نہ جانے آج کہاں کھو گیا ستارۂ شام
وہ میرا دوست مرا ہم سفر اُداسی کا

فرازؔ دیدۂ پُر آب میں نہ ڈھونڈ اُسے
کہ دل کی تہہ میں کہیں ہے گہر اُداسی کا

○

جان سے عشق اور جہاں سے گریز
دوستوں نے کیا کہاں سے گریز

ابتدا کی ترے قصیدے سے
اب یہ مشکل، کروں کہاں سے گریز

میں وہاں ہوں جہاں جہاں تم ہو
تم کرو گے کہاں کہاں سے گریز

کر گیا میرے تیرے قصّے میں
داستاں گو، یہاں وہاں سے گریز

جنگ ہاری نہ تھی ابھی کہ فرازؔ
کر گئے دوست درمیاں سے گریز

urduinpage.com

○

غیرتِ عشق سلامت تھی انا زندہ تھی
وہ بھی دن تھے کہ رہ و رسمِ وفا زندہ تھی

قیس کو دوش نہ دو رکھیو نہ فرہاد کو نام
انہی لوگوں سے محبت کی ادا زندہ تھی

شہرِ بیمار کے ہر کوچہ و بام و در پر
ہم بھی مرتے تھے کہ جب خلقِ خدا زندہ تھی

بجھ گئیں شمعیں تو دم توڑ گئے جھونکے بھی
جس طرح زہرِ رقابت سے ہوا زندہ تھی

یادِ ایّام کے صحرائے محبت میں فراز
جرسِ قافلۂ دل کی صدا زندہ تھی

○

وہ دشمنِ جاں، جان سے پیارا بھی کبھی تھا
اب کس سے کہیں کوئی ہمارا بھی کبھی تھا

اترا ہے رگ و پے میں تو دل کٹ سا گیا ہے
یہ زہرِ جدائی کہ گوارا بھی کبھی تھا

ہر دوست جہاں ابرِ گریزاں کی طرح ہے
یہ شہر یہی شہر ہمارا بھی کبھی تھا

تتلی کے تعاقب میں کوئی پھول سا بچہ
ایسا ہی کوئی خواب ہمارا بھی کبھی تھا

urduinpage.com
www.poetrymania.com

اب اگلے زمانے کے ملیں لوگ تو پوچھیں
جو حال ہمارا ہے، تمہارا بھی کبھی تھا

ہر بزم میں ہم نے اسے افسردہ ہی دیکھا
کہتے ہیں فرازؔ انجمن آرا بھی کبھی تھا

○

یہ جان کر بھی کہ دونوں کے راستے تھے الگ
عجیب حال تھا جب اس سے ہو رہے تھے الگ

یہ حرف و لفظ ہیں دنیا سے گفتگو کے لیے
کسی سے ہم سخنی کے مکالمے تھے الگ

خیال ان کا بھی آیا کبھی تمہیں جاناں
جو تم سے دُور بہت دُور جی رہے تھے الگ

ہمی نہیں ہیں، ہماری طرح کے اور بھی لوگ
عذاب میں تھے جو اوروں سے سوچتے تھے الگ

اکیلے پن کی اذّیت کا اب گلہ کیسا
فرازؔ خود ہی تو اپنوں سے ہو گئے تھے الگ

urdupage.com

○

ہم بھی شاعر تھے کبھی جانِ سخن یاد نہیں
تجھ کو بھولے ہیں تو دلداریٔ فن یاد نہیں

دل سے کل محوِ تکلّم تھے تو معلوم ہوا
کوئی کاکل، کوئی لب، کوئی دہن یاد نہیں

عقل کے شہر میں آیا ہے تو یوں گم ہے جنوں
لبِ گویا کو بھی بے ساختہ پن یاد نہیں

اوّل اوّل تو نہ تھے واقفِ آدابِ قفس
اور اب رسم و رہِ اہلِ چمن یاد نہیں

ہر کوئی ناوک و ترکش کی دکاں پوچھتا ہے
کسی گاہک کو مگر اپنا بدن یاد نہیں

وقت کس دشتِ فراموشی میں لے آیا ہے
اب ترا نام بھی خاکم بدہن یاد نہیں

یہ بھی کیا کم ہے غریب الوطنی میں کہ فرازؔ
ہم کو بے مہریٔ اربابِ وطن یاد نہیں

urduinpage.com

○

وحشت تھی مگر چاک لبادہ بھی نہیں تھا
یوں زخم نمائی کا ارادہ بھی نہیں تھا

خلعت کے لیے قیمتِ جاں یوں بھی بہت تھی
پھر اتنا دلآویز لبادہ بھی نہیں تھا

ہم مرحبا کہتے ترے ہر تیرِ ستم پر
سچ یہ ہے کہ دل اتنا کشادہ بھی نہیں تھا

ہم خون میں نہلائے گئے تیری گلی میں
اور تُو کہ سرِ بام ستادہ بھی نہیں تھا

یارو کوئی تدبیر کرو تم کہ وہ ہم سے
ناخوش تھا مگر اتنا زیادہ بھی نہیں تھا

آخر کو تو گُل ہو گئے سورج سے مسافر
اور میں تو چراغِ سرِ جادہ بھی نہیں تھا

پاگل ہو فرازؔ آج جو رہ دیکھ رہے ہو
جب اس سے ملاقات کا وعدہ بھی نہیں تھا

urduinpage.com

○

ردائے زخم ہر گل پیرہن پہنے ہوئے ہے
جسے دیکھو وہی چُپ کا کفن پہنے ہوئے ہے

وہی سچ بولنے والا ہمارا دوست دیکھو
گلے میں طوق پاؤں میں رسن پہنے ہوئے ہے

اندھیری اور اکیلی رات اور دل اور یادیں
یہ جنگل جگنوؤں کا پیرہن پہنے ہوئے ہے

رہا ہو بھی چکے سب ہم قفس کب کے مگر دل
یہ وحشی اب بھی زنجیرِ کہن پہنے ہوئے ہے

سنا ہے ایک ایسا طائفہ ہے اہلِ دل کا
جو دیوانہ نہیں دیوانہ پن پہنے ہوئے ہے

فراز اس شہر میں کس کو دکھاؤں زخم اپنے
یہاں تو ہر کوئی مجھ سا بدن پہنے ہوئے ہے

urduinpage.com

○

قربت نہیں تو شدّتِ ہجراں ضرور ہو
جاناں سے کوئی سلسلۂ جاں ضرور ہو

ہم ایسے وحشیوں کی تواضع کے واسطے
ہر گھر میں اک ذرا سا بیاباں ضرور ہو

نو واردانِ مدرسۂ عشق کے لیے
درسِ وفا کا قاعدہ آساں ضرور ہو

تو ملتفت اگر ہے تو ہر درد کی دوا
یہ کیا ضرور ہے کہ مری جاں ضرور ہو

جیسا بھی تیرا حال ہے اے دل ترے لیے
لازم نہیں کہ وہ بھی پریشاں ضرور ہو

آؤ جب اس کی بزم میں سازِ سخن لیے
مضرابِ غم کی زد پہ رگِ جاں ضرور ہو

قربت بہت عزیز ہے اس کی مگر فرازؔ
جی چاہتا ہے صحبتِ یاراں ضرور ہو

urduinpage.com

جس طرح کوئی کہے.....

اور ترے شہر سے جب رختِ سفر باندھ لیا
در و دیوار پہ حسرت کی نظر کیا کرتے
چاند کجلائی ہوئی شام کی دہلیز پہ تھا
اس گھڑی بھی ترے مجبورِ سفر کیا کرتے
دل ٹھہر جانے کو کہتا تھا مگر کیا کرتے

''ہم نے جب وادیٔ غربت میں قدم رکھا تھا''
جس طرح یادِ وطن آئی تھی سمجھانے کو
کچھ اسی طرح کی کیفیتِ جاں آج بھی ہے
جس طرح کوئی قیامت ہو گزر جانے کو
جس طرح کوئی کہے پھر سے پلٹ آنے کو

(واشنگٹن)

شہر نامہ

(اوجڑی کیمپ کے حوالے سے)

وہ عجیب صبحِ بہار تھی
کہ سحر سے نوحہ گری رہی
مری بستیاں تھیں دُھواں دُھواں
مرے گھر میں آگ بھری رہی

مرے راستے تھے لہو لہو
مرا قریہ قریہ فگار تھا
یہ کفِ ہوا پہ زمین تھی
وہ فلک کہ مشتِ غبار تھا

کئی آبشار سے جسم تھے
کہ جو قطرہ قطرہ پگھل گئے
کئی خوش جمال طلسم تھے
جنہیں گرد باد نگل گئے

www.poetrymania.com
urduinpage.com

کوئی خواب نوکِ سناں پہ تھا
کوئی آرزو تہِ سنگ تھی
کوئی پھول آبلہ آبلہ
کوئی شاخ مرقدِ رنگ تھی

کئی لاپتہ میری لعبتیں
جو کسی طرف کی نہ ہو سکیں
جو نہ آنے والوں کے ساتھ تھیں
جو نہ جانے والوں کو رو سکیں

کہیں تارِ ساز سے کٹ گئی
کسی مطربہ کی رگِ گلو
مئے آتشیں میں وہ زہر تھا
کہ تڑخ گئے قدح و سبو

کوئی نَے نواز تھا دم بخود
کہ نفس سے حدّتِ جاں گئی
کوئی سر بہ زانو تھا باربد
کہ صدائے دوست کہاں گئی

کہیں نغمگی میں وہ بَین تھے
کہ سماعتوں نے سُنے نہیں
کہیں گونجتے تھے وہ مرثیے
کہ انیسؔ نے بھی کہے نہیں

یہ جو سنگ ریزوں کے ڈھیر ہیں
یہاں موتیوں کی دکان تھی
یہ جو سائبان دھوئیں کے ہیں
یہاں بادلوں کی اڑان تھی

urduinpage.com

جہاں روشنی ہے کھنڈر کھنڈر
یہاں قمقموں سے جوان تھے
جہاں چیونٹیاں ہوئیں خیمہ زن
یہاں جگنوؤں کے مکان تھے

کہیں آبگینہ خیال کا
کہ جو کربِ ضبط سے چور تھا
کہیں آئینہ کسی یاد کا
کہ جو عکسِ یار سے دور تھا

مرے بسملوں کی قناعتیں
جو بڑھائیں ظلم کے حوصلے
مرے آہوؤں کا چکیدہ خوں
جو شکاریوں کو سراغ دے

مری عدل گاہوں کی مصلحت
مرے قاتلوں کی وکیل ہے
مرے خانقاہوں کی منزلت
مری بزدلی کی دلیل ہے

مرے اہلِ حرف و سخن سرا
جو گداگروں میں بدل گئے
مرے ہم صفیر تھے حیلہ جُو
کسی اور سمت نکل گئے

کئی فاختاؤں کی چال میں
مجھے کرگسوں کا چلن لگا
کئی چاند بھی تھے سیاہ رو
کئی سُورجوں کو گہن لگا

urduinpage.com

کوئی تاجرِ حسب و نسب
کوئی دیں فروشِ قدیم ہے
یہاں کفش بر بھی امام ہیں
یہاں نعت خواں بھی کلیم ہے

کوئی فکر مند کلاہ کا
کوئی دعویٰ دار قبا کا ہے
وہی اہلِ دل بھی ہیں زیب تن
جو لباس اہلِ ریا کا ہے

مرے پاسباں، مرے نقب زن
مرا مُلک مِلکِ یتیم ہے
مرا دیس میرِ سپاہ کا
مرا شہر مالِ غنیم ہے

جو روش ہے صاحبِ تخت کی
سو مصاحبوں کا طریق ہے
یہاں کوتوال بھی دُزدِ شب
یہاں شیخِ دیں بھی فریق ہے

یہاں سب کے نرخ جدا جدا
اسے مول لو اسے تول دو
جو طلب کرے کوئی خوں بہا
تو دہن خزانے کا کھول دو

وہ جو سرکشی کا ہو مرتکب
اسے قمچیوں سے زبوں کرو
جہاں خلقِ شہر ہو مشتعل
اسے گولیوں سے نگوں کرو

urduinpage.com

مگر ایسے ایسے غنی بھی تھے
اسی قحط زارِ دمشق میں
جنہیں کوئے یار عزیز تھا
جو کھڑے تھے مقتلِ عشق میں

کوئی بانکپن میں تھا کوہکن
تو جنوں میں قیس سا تھا کوئی
جو صراحیاں لیے جسم کی
مئے نابِ خوں سے بھری ہوئی

تھے صدا بلب کہ پیو پیو
یہ سبیل اہلِ صفا کی ہے
یہ نشید نوشِ بدن کرو
یہ کشید تاکِ وفا کی ہے

کوئی تشنہ لب ہی نہ تھا یہاں
جو پکارتا کہ اِدھر اِدھر
سبھی مفت بر تھے تماش بیں
کوئی بزم میں کوئی بام پر

سبھی بے حسی کے خمار میں
سبھی اپنے حال میں مست تھے
سبھی رہروانِ رہِ عدم
مگر اپنے زعم میں ہست تھے

سو لہو کے جام انڈیل کر
مرے جانفروش چلے گئے
وہ سکوت تھا سرِ میکدہ
کہ وہ خم بدوش چلے گئے

urduinpage.com

کوئی محبسوں میں رسن بہ پا
کوئی مقتلوں میں دریدہ تن
نہ کسی کے ہاتھ میں شاخِ نَے
نہ کسی کے لب پہ گُلِ سخن

اسی عرصۂ شبِ تار میں
یونہی ایک عمر گزر گئی
کبھی روزِ وصل بھی دیکھتے
یہ جو آرزو تھی وہ مر گئی

یہاں روزِ حشر بپا ہوئے
پہ کوئی بھی روزِ جزا نہیں
یہاں زندگی بھی عذاب ہے
یہاں موت میں بھی شفا نہیں

کر گئے کوچ کہاں

اتنی مدّت دِل آوارہ کہاں تھا کہ تجھے
اپنے ہی گھر کے در و بام بھلا بیٹھے ہیں
یاد یاروں نے تو کب حرفِ محبت رکھا
غیر بھی طعنہ و دشنام بھلا بیٹھے ہیں

تو سمجھتا تھا کہ یہ در بدری کا عالم
دور دیسوں کی عنایت تھا سو اب ختم ہوا
تو نے جانا تھا کہ آشفتہ سَری کا موسم
دشتِ غربت کی ودیعت تھا سو اب ختم ہوا

اب جو تو شہرِ نگاراں میں قدم رکھے گا
ہر طرف کھلتے چلے جائیں گے چہروں کے گلاب
دوست احباب ترے نام کے ٹکرائیں گے جام
غیر اغیار چُکائیں گے رقابت کے حساب

urduinpage.com

جب بھی گائے گی کوئی غیرتِ ناہید غزل
سب کو آئے گا نظر شعلۂ آواز میں تُو
جب بھی ساقی نے صراحی کو دیا اِذنِ خرام
بزم کی بزم پکارے گی کہ آغاز میں تُو

مائیں رکھّیں گی ترے نام پہ اولاد کا نام
باپ بیٹوں کے لیے تیری بیاضیں لیں گے
جن پہ قدغن ہے وہ اشعار پڑھے گی خلقت
اور دُکھتے ہوئے دل تجھ کو سلامی دیں گے

لوگ الفت کے کھلونے لیے بچّوں کی طرح
کل کے روٹھے ہوئے یاروں کو منا لائیں گے
لفظ کو بیچنے والے نئے بازاروں میں
غیرتِ حرف کو لاتے ہوئے شرمائیں گے

لیکن ایسا نہیں ایسا نہیں اے دل اے دل
یہ ترا دیس یہ تیرے در و دیوار نہیں
اتنے یوسف تو نہ تھے مصر کے بازار میں بھی
جنس اس درجہ ہے وافر کہ خریدار نہیں

سر کسی کا بھی دکھائی نہیں دیتا ہے یہاں
جسم ہی جسم ہیں دستاریں ہی دستاریں ہیں
تو کسی قریۂ زنداں میں ہے شاید کہ جہاں
طوق ہی طوق ہیں دیواریں ہی دیواریں ہیں

اب نہ طفلاں کو خبر ہے کسی دیوانے کی
اور نہ آواز کہ ''او چاک گریباں والے''
نہ کسی ہاتھ میں پتھر نہ کسی ہاتھ میں پھول
کر گئے کوچ کہاں کوچۂ جاناں والے

urdupage.com

ابھی ہم خوبصورت ہیں

(احمد شمیم کی یاد میں)

ہمارے جسم اوراقِ خزانی ہو گئے ہیں
اور ردائے زخم سے آراستہ ہیں
پھر بھی دیکھو تو
ہماری خوشنمائی پر کوئی حرف
اور کشیدہ قامتی میں خم نہیں آیا
ہمارے ہونٹ زہریلی رُتوں سے کاسنی ہیں
اور چہرے رتجگوں کی شعلگی سے
آبنوسی ہو چکے ہیں
اور زخمی خواب

نادیدہ جزیروں کی زمیں پر
اس طرح بکھرے پڑے ہیں
جس طرح طوفاں زدہ کشتی کے ٹکڑوں کو
سمندر ساحلوں پر پھینک دیتا ہے
لہو کی بارشیں
یا خودکشی کی خواہشیں تھیں
اس اذیت کے سفر میں
کون سا موسم نہیں آیا
مگر آنکھوں میں نم
لہجے میں سم
ہونٹوں پہ کوئی نغمۂ ماتم نہیں آیا
ابھی تک دل ہمارے
خندۂ طفلاں کی صورت بے کدورت ہیں
ابھی ہم خوبصورت ہیں

زمانے ہو گئے
ہم کوئے جاناں چھوڑ آئے تھے
مگر اب بھی

urdulinpage.com

بہت سے آشنا نا آشنا ہمدم

اوران کی یاد کے مانوس قاصد

اوران کی چاہتوں کے ہجر نامے

دور دیسوں سے ہماری اور آتے ہیں

گلابی موسموں کی دُھوپ

جب نورُستہ سبزے پر قدم رکھتی ہوئی

معمورۂ تن میں در آتی ہے

تو برفانی بدن میں

جوئے خوں آہستگی سے گنگناتی ہے

اُداسی کا پرندہ

چپ کے جنگل میں

سرِ شاخِ نہالِ غم چہکتا ہے

کوئی بھولا ہوا بسرا ہوا دکھ

آبلہ بن کر تپکتا ہے

تو یوں لگتا ہے

جیسے حرف اپنے

زندہ آوازوں کی صورت ہیں

ابھی ہم خوبصورت ہیں

ہماری خوشنمائی حرفِ حق کی رونمائی ہے

اسی خاطر تو ہم آشفتہ جاں

عشّاق کی یادوں میں رہتے ہیں

کہ جو اُن پر گزرتی ہے وہ کہتے ہیں

ہماری حرف سازی

اب بھی محبوبِ جہاں ہے

شاعری شوریدگانِ عشق کے وردِ زباں ہے

اور گلابوں کی طرح شاداب چہرے

لعل و مرجاں کی طرح لب

صندلیں ہاتھوں سے

چاہت اور عقیدت کی بیاضوں پر

ہمارے نام لکھتے ہیں

سبھی درد آشنا

ایثار مشرب

ہم نفس اہلِ قفس

جب مقتلوں کی سمت جاتے ہیں

ہمارے بیت گاتے ہیں

urduinpage.com

ابھی تک ناز کرتے ہیں

سب اہلِ قافلہ

اپنے حدی خوانوں پر آشفتہ کلاموں پر

ابھی ہم دستخط کرتے ہیں اپنے قتل ناموں پر

ابھی ہم آسمانوں کی امانت

اور زمینوں کی ضرورت ہیں

ابھی ہم خوبصورت ہیں

وہ لمحے کتنے دروغ گو تھے

تمہاری پوروں کا لمس اب تک

مری کفِ دست پر ہے

اور میں یہ سوچتا ہوں

وہ لمحے کتنے دروغ گو تھے

وہ کہہ گئے تھے

کہ اب کے جو ہاتھ تیرے ہاتھوں کو چھو گئے ہیں

تمام ہونٹوں کے سارے لفظوں سے معتبر ہیں

وہ کہہ گئے تھے

تمہاری پوریں

جو میرے ہاتھوں کو چھو رہی تھیں

وہی تو قسمت تراش ہیں

urdupage.com

اور اپنی قسمت کو
سارے لوگوں کی قسمتوں سے بلند جانو
ہماری مانو
تو اَب کسی اور ہاتھ کو ہاتھ مت لگانا
میں اس سمے سے
تمام ہاتھوں
وہ ہاتھ بھی
جن میں پھول
شاخوں سے بڑھ کے لطفِ نمو اٹھائیں
وہ ہاتھ بھی جو سدا کے محروم تھے
اور ان کی ہتھیلیاں زخم زخم تھیں
اور وہ ہاتھ بھی جو چراغ جیسے تھے
اور رستے میں سنگ فرسنگ کی طرح جا بجا گڑے تھے
وہ ہاتھ بھی
جن کے ناخنوں کے نشان
معصوم گردنوں پر مثالِ طوقِ ستم پڑے تھے
تمام نامہرباں اور مہربان ہاتھوں سے
دست کش یوں رہا ہوں جیسے

یہ مٹھیاں میں نے کھول دیں تو
وہ ساری سچائیوں کے موتی
مسرّتوں کے تمام جگنو
جو بے یقینی کے جنگلوں میں
یقین کا راستہ بناتے ہیں
روشنی کی لکیر کا قافلہ بناتے ہیں
میرے ہاتھوں سے روٹھ جائیں گے
پھر نہ تازہ ہوا چلے گی
نہ کوئی شمعِ صدا جلے گی
میں ضبط اور انتظار کے اس حصار میں مدتوں رہا ہوں
مگر جب اک شام
اور وہ پت جھڑ کی آخری شام تھی
ہوا اپنا آخری گیت گا رہی تھی
مرے بدن میں مرا لہو خشک ہو رہا تھا
تو مٹھیاں میں نے کھول دیں
اور میں نے دیکھا
کہ میرے ہاتھوں میں
کوئی جگنو

urdumpage.com

نہ کوئی موتی
ہتھیلیوں پر فقط مری نامراد آنکھیں دھری ہوئی تھیں
اور ان میں
قسمت کی سب لکیریں مری ہوئی تھیں

urduinpage.com

اے میرے وطن کے خوش نواؤ!

(واشنگٹن میں پاکستانی شعراء کی آمد کے موقع پر لکھی گئی)

اک عمر کے بعد تم ملے ہو
اے میرے وطن کے خوش نواؤ
ہر ہجر کا دن تھا حشر کا دن
دوزخ تھے فراق کے الاؤ
روؤں کہ ہنسوں سمجھ نہ آئے
ہاتھوں میں ہیں پھول دل میں گھاؤ

تم آئے تو ساتھ ہی تمہارے
بچھڑے ہوئے یار یاد آئے
اک زخم پہ تم نے ہاتھ رکھا
اور مجھ کو ہزار یاد آئے
وہ سارے رفیق پابجولاں
سب کشتۂ دار یاد آئے

ہم سب کا ہے ایک ہی قبیلہ
اک دشت کے سارے ہم سفر ہیں
کچھ وہ ہیں جو دوسروں کی خاطر
آشفتہ نصیب و دربدر ہیں
کچھ وہ ہیں جو خلعت و قبا سے
ایوانِ شہی میں معتبر ہیں

سقراط و مسیح کے فسانے
تم بھی تو بہت سنا رہے تھے
منصور و حسین سے عقیدت
تم بھی تو بہت جتا رہے تھے
کہتے تھے صداقتیں اَمر ہیں
اَوروں کو یہی بتا رہے تھے

اور اب جو ہیں جا بجا صلیبیں
تم بانسریاں بجا رہے ہو
اور اب جو ہے کربلا کا نقشہ
تم مدحِ یزید گا رہے ہو
جب سچ تہہِ تیغ ہو رہا ہے
تم سچ سے نظر چُرا رہے ہو

urduinpage.com

جی چاہتا ہے کہ تم سے پوچھوں
کیا راز اس اجتناب میں ہے
تم اتنے کٹھور تو نہیں تھے
یہ بے حسی کس حساب میں ہے
تم چپ ہو تو کس طرح سے چپ ہو
جب خلقِ خدا عذاب میں ہے

سوچو تو تمہیں ملا بھی کیا ہے
اِک لقمۂ تر قلم کی قیمت
غیرت کی فروخت کرنے والو
اک کاسۂ زر قلم کی قیمت
پندار کے تاجرو بتاؤ
دربان کا در قلم کی قیمت

ناداں تو نہیں ہو تم کہ سمجھوں
غفلت سے یہ زہر گھولتے ہو
تھامے ہوئے مصلحت کی میزان
ہر شعر کا وزن تولتے ہو
ایسے میں سکوت، چشم پوشی
ایسا ہے کہ جھوٹ بولتے ہو

اک عمر سے عدل و صدق کی لاش
غاصب کی صلیب پر جڑی ہے
اس وقت بھی تم غزل سرا ہو
جب ظلم کی ہر گھڑی کڑی ہے
جنگل پہ لپک رہے ہیں شعلے
طاؤس کو رقص کی پڑی ہے

urduinpage.com

ہے سب کو عزیز کوئے جاناں
اس راہ میں سب جئے مرے ہیں
خود میری بیاضِ شعر میں بھی
بربادیٔ دل کے مرثیے ہیں
میں نے بھی کیا ہے ٹوٹ کر عشق
اور ایک نہیں کئی کیے ہیں

لیکن غمِ عاشقی نہیں ہے
ایسا جو سبک سری سکھائے
یہ غم تو وہ خوش مآل غم ہے
جو کوہ سے جُوئے شیر لائے
تیشے کا ہنر جنوں کو بخشے
جو قیس کو کوہکن بنائے

اے حیلہ گرانِ شہرِ شیریں
آیا ہوں پہاڑ کاٹ کر میں
ہے بے وطنی گواہ میری
ہر چند پھرا ہوں دربدر میں
بیچا نہ غرورِ نے نوازی
ایسا بھی نہ تھا سبک ہنر میں

تم بھی کبھی ہمنوا تھے میرے
پھر آج تمہیں یہ کیا ہُوا ہے
مٹی کے وقار کو نہ بیچو
یہ عہدِ ستم، جہاد کا ہے
دریوزہ گری کے مقبروں سے
زنداں کی فصیل خوشنما ہے

www.poetrymania.com
urduinpage.com

کب ایک ہی رُت رہی ہمیشہ
یہ ظلم کی فصل بھی کٹے گی
جب حرف کہے گا قم بہ اِذنی
مرتی ہوئی خاک جی اٹھے گی
لیلائے وطن کے پیرہن میں
بارود کی بُو نہیں رہے گی

پھر باندھیں گے ابروؤں کے دوہے
پھر مدحِ رخ و دہن کہیں گے
ٹھہرائیں گے ان لبوں کو مطلع
جاناں کے لیے سخن کہیں گے
افسانۂ یار و قصۂ دل
پھر انجمن انجمن کہیں گے

اے میرے سارے لوگو!

اب مرے دوسرے بازو پہ وہ شمشیر ہے جو
اس سے پہلے بھی مرا نصف بدن کاٹ چکی
اسی بندوق کی نالی ہے مری سمت کہ جو
اس سے پہلے مری شہ رگ کا لہو چاٹ چکی

پھر وہی آگ در آئی ہے مری گلیوں میں
پھر مرے شہر میں بارُود کی بُو پھیلی ہے
پھر سے "تُو کون ہے میں کون ہوں" آپس میں سوال
پھر وہی سوچ میانِ من و تُو پھیلی ہے

urduinpage.com

مری بستی سے پرے بھی مرے دشمن ہوں گے
پر یہاں کب کوئی اغیار کا لشکر اترا
آشنا ہاتھ ہی اکثر مری جانب لپکے
میرے سینے میں سدا اپنا ہی خنجر اترا

پھر وہی خوف کی دیوار تذبذب کی فضا
پھر ہوئیں عام وہی اہلِ ریا کی باتیں
نعرۂ حُبِّ وطن مالِ تجارت کی طرح
جنسِ ارزاں کی طرح دینِ خدا کی باتیں

اس سے پہلے بھی تو ایسی ہی گھڑی آئی تھی
صبحِ وحشت کی طرح شامِ غریباں کی طرح
اس سے پہلے بھی تو پیمانِ وفا ٹوٹے تھے
شیشۂ دل کی طرح آئینۂ جاں کی طرح

پھر کہاں احمریں ہونٹوں پہ دعاؤں کے دیے
پھر کہاں شبنمیں چہروں پہ رفاقت کی ردا
صندلیں پاؤں سے مستانہ روی روٹھ گئی
مرمریں ہاتھوں پہ جل بجھ گیا انگارِ حنا

دل نشیں آنکھوں میں فرقت زدہ کاجل رویا
شاخِ بازو کے لیے زلف کا بادل رویا
مثلِ پیراہنِ گل پھر سے بدن چاک ہوئے
جیسے اپنوں کی کمانوں میں ہوں اغیار کے تیر
اس سے پہلے بھی ہوا چاند محبت کا دو نیم
نوکِ دشنہ سے کھچی تھی مری دھرتی پہ لکیر

urdupage.com

آج ایسا نہیں، ایسا نہیں ہونے دینا
اے مرے سوختہ جانو مرے پیارے لوگو
اب کے گر زلزلے آئے تو قیامت ہو گی
میرے دل گیر مرے درد کے مارے لوگو
کسی غاصب کسی ظالم کسی قاتل کے لیے
خود کو تقسیم نہ کرنا مرے سارے لوگو

urduinpage.com

نامۂ جاناں

مدتوں بعد ملا نامۂ جاناں لیکن
نہ کوئی دل کی حکایت نہ کوئی پیار کی بات
نہ کسی حرف میں محرومیٔ جاں کا قصّہ
نہ کسی لفظ میں بھولے ہوئے اقرار کی بات
نہ کسی سطر پہ بھیگے ہوئے کاجل کی لکیر
نہ کہیں ذکر جدائی کا نہ دیدار کی بات

بس وہی ایک ہی مضموں، کہ مرے شہر کے لوگ
کیسے سہمے ہوئے رہتے ہیں گھروں میں اپنے
اتنی بے نام خموشی ہے کہ دیوانے بھی
کوئی سودا نہیں رکھتے ہیں سروں میں اپنے
اب قفس ہی کو نشیمن کا بدل جان لیا
اب کہاں طاقتِ پرواز پروں میں اپنے

urduinpage.com

وہ جو دو چار سُبو کش تھے کہ جن کے دم سے
گردشِ جام بھی تھی رونقِ میخانہ بھی تھی
وہ جو دو چار نواگر تھے کہ جن کے ہوتے
حرمتِ نغمہ بھی تھی جرأتِ رندانہ بھی تھی
کوئی مقتل کوئی زنداں کوئی پردیس گیا
چند ہی تھے کہ روش جن کی جداگانہ بھی تھی

اب تو بس بردہ فروشی ہے جدھر بھی جاؤ
اب تو ہر کوچہ و کُو مصر کا بازار لگے
سرِ دربار ستادہ ہیں بیاضیں لے کر
وہ جو کچھ دوست کبھی صاحبِ کردار لگے
غیرتِ عشق کہ کل مالِ تجارت میں نہ تھی
آج دیکھو تو ہیں انبار کے انبار لگے

ایسا آسیب زدہ شہر کہ دیکھا نہ سنا
ایسی دہشت ہے کہ پتھر ہوئے سب کے بازو
در و دیوارِ خرابات وہی ہیں لیکن
نہ کہیں قلقلِ مینا ہے نہ گل بانگِ سبو
بے دلی شیوۂ اربابِ محبت ٹھہرا
اب کوئی آئے کہ جائے "تتنا ہُو یا ہُو"

○

غرورِ جاں کو مرے یار بیچ دیتے ہیں
قبا کی حرص میں دستار بیچ دیتے ہیں

یہ لوگ کیا ہیں کہ دو چار خواہشوں کے لیے
تمام عمر کا پندار بیچ دیتے ہیں

جنونِ زینت و آرائشِ مکاں کے لیے
کئی مکیں در و دیوار بیچ دیتے ہیں

ذرا بھی نرخ ہو بالا تو تاجرانِ حرم
گلیم و جُبّہ و دستار بیچ دیتے ہیں

بس اتنا فرق ہے یوسف میں اور مجھ میں فرازؔ
کہ اس کو غیر مجھے یار بیچ دیتے ہیں

○

چاک پیراہنِ گُل کو صبا جانتی ہے
مستیِ شوق کہاں بندِ قبا جانتی ہے

ہم تو بدنام محبت تھے سو رسُوا ٹھہرے
ناصحوں کو بھی مگر خلقِ خدا جانتی ہے

کون طاقوں پہ رہا کون سرِ راہگذر
شہر کے سارے چراغوں کو ہوا جانتی ہے

ہوس انعام سمجھتی ہے کرم کو تیرے
اور محبت ہے کہ احساں کو سزا جانتی ہے

urduinpage.com

○

یوسف نہ تھے مگر سرِ بازار آ گئے
خوش فہمیاں یہ تھیں کہ خریدار آ گئے

ہم کجِ ادا چراغ کہ جب بھی ہوا چلی
طاقوں کو چھوڑ کر سرِ دیوار آ گئے

پھر اس طرح ہُوا مجھے مقتل میں چھوڑ کر
سب چارہ ساز جانبِ دربار آ گئے

اب دل میں حوصلہ نہ سکت بازوؤں میں ہے
اب کے مقابلے پہ مرے یار آ گئے

آواز دے کے زندگی ہر بار چُھپ گئی
ہم ایسے سادہ دل تھے کہ ہر بار آ گئے

سورج کی دوستی پہ جنہیں ناز تھا فرازؔ
وہ بھی تو زیرِ سایۂ دیوار آ گئے

urduinpage.com

مسندِ پیرِ مغاں

اُڑا کے بادِ فنا لے گئی ہے شہر کا شہر
نہ بام و در رہے باقی نہ جسم و جاں میرے
کسے کسے میں پکاروں کسے کسے روؤں
تڑپ رہے ہیں شناسا کہاں کہاں میرے

کسی کا کاسۂ سر ہے فضا میں سرگرداں
کوئی نگارِ دل آرا دو نیم ہو کے گرا
تڑخ گیا ہے کسی کا بدن صراحی سا
کسی کا شیشۂ جاں دستِ ناتواں سے گرا

دلوں پہ برق گری سنگِ محتسب کی طرح
نہ کوئی رند نہ رطلِ گراں سلامت ہے
بساطِ میکدہ ویراں ہوئی تو غم کیسا
خوشا کہ مسندِ پیرِ مغاں سلامت ہے

urduinpage.com

○

زندگی سے یہی گلہ ہے مجھے
تو بہت دیر سے ملا ہے مجھے

تو محبت سے کوئی چال تو چل
ہار جانے کا حوصلہ ہے مجھے

دل دھڑکتا نہیں ٹپکتا ہے
کل جو خواہش تھی آبلہ ہے مجھے

ہم سفر چاہیے، ہجوم نہیں
اک مسافر بھی قافلہ ہے مجھے

کوہکن ہو کہ قیس ہو کہ فرازؔ
سب میں اک شخص ہی ملا ہے مجھے

○

آشنا کوئی سرِ شہرِ ستمگر نہ ملا
اب کے آئے تو کسی ہاتھ میں پتھر نہ ملا

سارے دشمن مری گلیوں کی کمیں گاہ میں تھے
کوئی لشکر بھی مجھے شہر کے باہر نہ ملا

ہم بھی پتھر تھے مگر کیسا مقدّر لائے
سب خدا ساز ملے کوئی صنم گر نہ ملا

نظم میخانہ کچھ ایسا ہی رہا ہے کہ ہمیں
کبھی ساقی کبھی مینا کبھی ساغر نہ ملا

www.poetrymania.com
urduinpage

ہم ہی محروم تھے ایسے کہ فقط تُو ہی نہیں
ہم جسے ڈھونڈنے نکلے وہی اکثر نہ ملا

دیکھ پندار اُن آشفتہ سروں کا کہ جنہیں
بختِ منصور ملا، تختِ سکندر نہ ملا

اب جو تجدیدِ رفاقت ہے تو پھر ٹوٹ کے مل
دل ہے آئینہ تو پھر ہاتھ جھجک کر نہ ملا

لاکھ بے مہر سہی دوست تو رکھتے ہو فراز
ان کو دیکھو کہ جنہیں کوئی ستمگر نہ ملا

○

شہر میں اب کوئی دیوانہ رہا ہو کہ نہ ہو
مرگِ انبوہ تو ہے جشن بپا ہو کہ نہ ہو

شورِ مستاں تو بہت ہے مگر اس فصل میں بھی
ہاتھ اٹھیں یا نہ اٹھیں چاک قبا ہو کہ نہ ہو

یادِ یاراں بہت آتی ہے مگر سوچتے ہیں
اب وطن میں کوئی اپنا بھی رہا ہو کہ نہ ہو

دل کو سوجھا تو ہے مضموں تری خوش قامتی کا
ہم سے کوتاہ بیانوں سے ادا ہو کہ نہ ہو

urduinpage.com

شکر کر اے دلِ احسان فراموش کہ تُو
درخورِ رنجشِ بے جا بھی رہا ہو کہ نہ ہو

آخری تیر شکاری کا مری گھات میں ہے
پھر مرے بعد کوئی نغمہ سرا ہو کہ نہ ہو

○

حیران ہوں خود کو دیکھ کر میں
ایسا تو نہیں تھا عمر بھر میں

وہ زندہ دلی کہاں گئی ہے
ہنستا تھا جب اپنے حال پر میں

آدابِ جنونِ عاشقی سے
ایسا بھی نہیں تھا بے خبر میں

واسوخت کبھی نہ میں نے لکھی
رویا بھی کبھی جو ٹوٹ کر میں

urduinpage.com

صیّاد پرست جو بھی سمجھیں
زنداں کو سمجھ سکا نہ گھر میں

تھا میرا گریز بھی تصادم
تھا دامِ عدو سے باخبر میں

یہ میرا چلن نہ تھا کہ رہتا
لب دوختہ و فتادہ سر میں

شُعلے کی طرح فصیلِ شب سے
نکلا ہوں حصار توڑ کر میں

سقراط نہ تھا پہ سچ کی خاطر
پیتا رہا زہر، بیشتر میں

منصور و مسیح گو نہیں تھا
ہر عہد میں تھا صلیب پر میں

گوتم کی طرح رِشی نہیں تھا
لیکن نکلا ہوں تخ کے گھر میں

جب شہر دوکانِ شیشہ گر تھا
سب سنگ بدست تھے، مگر میں

اے شام کے آخری پرندے
میں بھی ترے ساتھ ہوں ٹھہر میں

تو بھی ہے مری طرح اکیلا
تنہا سفروں کا ہم سفر میں

ٹوٹا ہوا تِیر تیرے دل میں
اور اپنے لہو میں تربتر میں

تُو میری طرح ہے بے نشیمن
اور تیری طرح ہوں بے شجر میں

urduinpage.com

○

بے نیازانہ ہمیشہ کی طرح ملتا ہے
اہلِ دل سے بھی وہ دنیا کی طرح ملتا ہے

کوچۂ یار میں حیراں ہوں کہ کس کو دیکھوں
ہر کوئی نقشِ کفِ پا کی طرح ملتا ہے

ہم وہاں ہیں کہ جہاں چشم کشائی کا صلہ
آنکھ کو زخمِ تماشا کی طرح ملتا ہے

ہر ستمگر کے محبت بھرے لہجے پہ نہ جا
کبھی صحرا بھی تو دریا کی طرح ملتا ہے

اب ہمیں خواہشِ درماں جو نہیں ہے تو فرازؔ
جو بھی ملتا ہے مسیحا کی طرح ملتا ہے

○

ناخوش ہیں کبھی بُت، کبھی ناراض حرم ہے
ہم دل زدگاں کا نہ خدا ہے نہ صنم ہے

جو لکھ نہیں سکتا صفِ مژگاں پہ رقم ہے
"گو ہاتھ میں جنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے"

انصاف کہاں اب تو فقط فیصلہ ہو گا
میں پا بہ سلاسل، کفِ دشمن میں قلم ہے

ترکش کا گماں ہوتا ہے بسمل کے بدن پر
تیر اتنے لگے جسم کماں کی طرح خم ہے

urduinpage.com

یہ کیسی رفاقت ہے نہ ملنا نہ بچھڑنا
یہ کیسی وفا ہے کہ نہ تریاق نہ سم ہے

کیا مرگِ محبت کا ہُوا رنج تجھے بھی
اے زُود فراموش تری آنکھ بھی نم ہے

جھیلے ہیں جو دُکھ تُو نے فرازؔ اپنی جگہ ہیں
پر تم پہ جو گزری ہے وہ اوروں سے تو کم ہے

○

قربت بھی نہیں دل سے اُتر بھی نہیں جاتا
وہ شخص کوئی فیصلہ کر بھی نہیں جاتا

آنکھیں ہیں کہ خالی نہیں رہتی ہیں لہو سے
اور زخمِ جدائی ہے کہ بھر بھی نہیں جاتا

وہ راحتِ جاں ہے مگر اس دربدری میں
ایسا ہے کہ اب دھیان اُدھر بھی نہیں جاتا

ہم دوہری اذّیت کے گرفتار مسافر
پاؤں بھی ہیں شل، شوقِ سفر بھی نہیں جاتا

urduinpage.com

دل کو تری چاہت پہ بھروسہ بھی بہت ہے
اور تجھ سے بچھڑ جانے کا ڈر بھی نہیں جاتا

پاگل ہوئے جاتے ہو فرازؔ اس سے ملے کیا
اتنی سی خوشی سے کوئی مر بھی نہیں جاتا

○

جہاں بھی جانا تو آنکھوں میں خواب بھر لانا
یہ کیا کہ دل کو ہمیشہ اُداس کر لانا

میں برف برف رُتوں میں چلا تو اس نے کہا
پلٹ کے آنا تو کشتی میں دُھوپ بھر لانا

بھلی لگی ہمیں خوش قامتی کسی کی، مگر
نصیب میں کہاں اس سرو کا ثمر لانا

پیام کیسا، مگر ہو سکے تو اے قاصد
کبھی کوئی خبرِ یارِ بے خبر لانا

فرازؔ اب کے جب آؤ دیارِ جاناں میں
بجائے تحفۂ دل، ارمغانِ سر لانا

urdupage.com

○

سپردگی شاخِ گُل کی، وحشت غزال کی ہو
جو اس طرح ہو تو دوستی پھر کمال کی ہو

ہجومِ اہلِ طلب ستادہ تھا جب وہ گزرا
مگر کسی نے جو عرضِ غم کی مجال کی ہو

کوئی تو ایسا ہو جس پر اس کا گمان گزرے
کہیں کہیں تو مشابہت خدّ و خال کی ہو

وہ چند سانسوں کے واسطے کیوں اَنا کو بیچے
کہ عمر بھر جس نے زندگی پائمال کی ہو

مری زمیں پستیوں سے مجھ کو پکارتی ہے
کوئی بشارت مرے خدا اب زوال کی ہو

ہے کون اپنی طرح کہ جس نے غمِ جہاں کے
ستم بھی جھیلے ہوں عاشقی بھی کمال کی ہو

غزل کہی تو لہو بدن سے نچڑ گیا ہے
کہ جیسے صحرائے مرگ، وادی خیال کی ہو

فرازؔ زندہ ہوں اب تلک میں تو شدّتوں سے
کہ مر نہ جاؤں جو زندگی اعتدال کی ہو

urduinpage.com

○

اوّل اوّل کی دوستی ہے ابھی
اک غزل ہے کہ ہو رہی ہے ابھی

میں بھی شہرِ وفا میں نو وارد
وہ بھی رُک رُک کے چل رہی ہے ابھی

میں بھی ایسا کہاں کا زود شناس
وہ بھی لگتا ہے سوچتی ہے ابھی

دل کی وارفتگی ہے اپنی جگہ
پھر بھی کچھ احتیاط سی ہے ابھی

گرچہ پہلا سا اجتناب نہیں
پھر بھی کم کم سپردگی ہے ابھی

کیسا موسم ہے کچھ نہیں کُھلتا
بوندا باندی بھی دھوپ بھی ہے ابھی

خود کلامی میں کب یہ نشّہ تھا
جس طرح رُوبرو کوئی ہے ابھی

قربتیں لاکھ خوبصورت ہوں
دُوریوں میں بھی دلکشی ہے ابھی

فصلِ گُل میں بہار پہلا گلاب
کِس کی زُلفوں میں ٹانکتی ہے ابھی

صبح نارنج کے شگوفوں کی
کس کو سوغات بھیجتی ہے ابھی

رات کس ماہ وش کی چاہت میں
شبنمستاں سجا رہی ہے ابھی

urduinpage.com

میں بھی کس وادیٔ خیال میں تھا
برف سی دل پہ گر رہی ہے ابھی

میں تو سمجھا تھا بھر چکے سبھی زخم
داغ شاید کوئی کوئی ہے ابھی

دُور دیسوں سے کالے کوسوں سے
کوئی آواز آ رہی ہے ابھی

زندگی کُوئے نامرادی سے
کس کو مُڑ مُڑ کے دیکھتی ہے ابھی

اس قدر کھچ گئی ہے جاں کی کماں
ایسا لگتا ہے ٹوٹتی ہے ابھی

ایسا لگتا ہے خلوتِ جاں میں
وہ جو اک شخص تھا وہی ہے ابھی

مدّتیں ہو گئیں فرازؔ مگر
وہ جو دیوانگی کہ تھی ہے ابھی

○

جب سب کے دلوں میں گھر کرے تُو
پھر کیوں ہمیں در بدر کرے تُو

یہ حال ہے شام سے تو اے دل
مشکل ہے کہ اب سحر کرے تُو

آنکھوں میں نشان تک نہ چھوڑے
خوابوں کی طرح سفر کرے تُو

اِتنا بھی گریز اہلِ دل سے
کوئی نہ کرے مگر کرے تُو

urduinpage.com

خوشبو ہو کہ نغمہ ہو کہ تارا
ہر ایک کو نامہ بر کرے تُو

جب تُو نہیں اس کا آشنا تک
کیوں ظلم فرآز پر کرے تُو

○

اندھیرا ہے تو تہمت شام پر نئیں
وہ میرا آتشیں رُخ بام پر نئیں

بہت سے ہمنوایانِ چمن نے
نظر دانے پہ رکھی دام پر نئیں

ہمیشہ سے وفا کارِ زیاں ہے
مگر اپنی نظر انجام پر نئیں

کبھی ایسی نہ تھی لیلائے فرقت
کوئی تارا قبائے شام پر نئیں

urduinpage.com

ہماری تشنگی کا حال دیکھو
نظر ساقی پہ ہے، لب جام پر نہیں

محبت زندگی بھر کا سفر ہے
کوئی منزل یہاں دو گام پر نہیں

یہ دل مائل ہے اک سادہ ادا پر
کسی مہوش، کسی گلفام پر نہیں

خدا وہ دن نہ دکھلائے کہ دیکھیں
یہ بستی اب ہمارے نام پر نہیں

دوکانِ مے فروشاں میں مقدّم
شکستِ دل، شکستِ جام پر نہیں

بیادِ فیض

قلم بدست ہوں حیران ہوں کہ کیا لکھوں
میں تیری بات کہ دنیا کا تذکرہ لکھوں

لکھوں کہ تُو نے محبت کی روشنی لکھی
ترے سخن کو ستاروں کا قافلہ لکھوں

جہاں یزید بہت ہوں، حسینؓ اکیلا ہو
تو کیوں نہ اپنی زمیں کو بھی کربلا لکھوں

ترے بغیر ہے ہر نقش ''نقشِ فریادی''
تو پھول ''دستِ صبا'' پر ہے آبلہ لکھوں

www.poetrymania.com
urduinpage.com

مثالِ ''دستِ تہہِ سنگ'' تھی وفا ان کی
سو کس طرح انہیں یارانِ باصفا لکھوں

حدیثِ کوچۂ قاتل ہے نامۂ زنداں
سو اس کو قصّۂ تعزیرِ ناروا لکھوں

جگہ جگہ ہیں ''صلیبیں مرے دریچے میں''
سو اسمِ عیسیٰ و منصور جا بجا لکھوں

گرفتہ دل ہے بہت ''شامِ شہرِ یاراں'' آج
کہاں ہے تُو کہ تجھے حالِ دلبرا لکھوں

کہاں گیا ہے ''مرے دل مرے مسافر'' تُو
کہ میں تجھے رہ و منزل کا ماجرا لکھوں

تو مجھ کو چھوڑ گیا لکھ کے ''نسخہ ہائے وفا''
میں کس طرح تجھے اے دوست بے وفا لکھوں

''شہید جسم سلامت اٹھائے جاتے ہیں''
خدا نکردہ کہ میں تیرا مرثیہ لکھوں

○

اب وہ منظر نہ وہ چہرے ہی نظر آتے ہیں
مجھ کو معلوم نہ تھا خواب بھی مر جاتے ہیں

جانے کس حال میں ہم ہیں کہ ہمیں دیکھ کے سب
ایک پل کے لیے رکتے ہیں گزر جاتے ہیں

ساقیا تُو نے تو میخانے کا یہ حال کیا
رِند اب محتسبِ شہر کے گُن گاتے ہیں

طعنۂ نشّہ نہ دو سب کو کہ کچھ سوختہ جاں
شدّتِ تشنہ لبی سے بھی بہک جاتے ہیں

urduinpage.com

جیسے تجدید تعلّق کی بھی رُت ہو کوئی
زخم بھرتے ہیں تو غمخوار بھی آ جاتے ہیں

احتیاط اہلِ محبت کہ اسی شہر میں لوگ
گُل بدست آتے ہیں اور پابہ رسن جاتے ہیں

○

سنگ دل ہے وہ تو کیوں اس کا گلہ میں نے کیا
جبکہ خود پتھر کو بُت، بُت کو خدا میں نے کیا

کیسے نامانوس لفظوں کی کہانی تھا وہ شخص
اس کو کتنی مشکلوں سے ترجمہ میں نے کیا

وہ مری پہلی محبت وہ مری پہلی شکست
پھر تو پیمانِ وفا سو مرتبہ میں نے کیا

ہوں سزاوارِ سزا کیوں جب مقدّر میں مرے
جو بھی اس جانِ جہاں نے لکھ دیا میں نے کیا

www.poetrymania.com
urdupage.com

وہ ٹھہرتا کیا کہ گزرا تک نہیں جس کے لیے
گھر تو گھر ہر راستہ آراستہ میں نے کیا

مجھ پہ اپنا جرم ثابت ہو نہ ہو لیکن فرازؔ
لوگ کہتے ہیں کہ اس کو بے وفا میں نے کیا

پردیس میں جاتے سال کی آخری رات

جاتے سال کی آخری شب ہے
چہل چراغ کی روشنیوں سے
بادۂ گلگلوں کی رنگت سے
جگر جگر کرتے پیمانے
جیسے جاتے سال کی گھڑیاں
پون سے دیپ کی آخری قُربت
جیسے دید کی آخری ساعت
جلتی بجُھتی سی پھلجھڑیاں
آؤ آخری رات ہے سال کی

urduinpage.com

دل کہتا ہے شوق وصال کی
سب شمعیں ساری خوشبوئیں
تن من میں رس بس جانے دو
دیکھو آج کی رات ستارے
گُم صُم ہیں آکاش کنارے
جاگ رہے ہیں سوچ رہے ہیں
جاتے سال کی آخری شب ہے
کل کا سورج کیسا ہو گا

○

گلہِ فضول تھا عہدِ وفا کے ہوتے ہوئے
سو چُپ رہا ستمِ ناروا کے ہوتے ہوئے

یہ قربتوں میں عجب فاصلے پڑے کہ مجھے
ہے آشنا کی طلب، آشنا کے ہوتے ہوئے

وہ حیلہ گر ہیں جو مجبوریاں شمار کریں
چراغ ہم نے جلائے ہوا کے ہوتے ہوئے

نہ چاہنے پہ بھی تجھ کو خدا سے مانگ لیا
یہ حال ہے دِلِ بے مدّعا کے ہوتے ہوئے

urduinpage.com

نہ کر کسی پہ بھروسا کہ کشتیاں ڈوبیں
خدا کے ہوتے ہوئے ناخدا کے ہوتے ہوئے

مگر یہ اہلِ ریا کس قدر برہنہ ہیں
گلیم و دلق و عبا و قبا کے ہوتے ہوئے

کِسے خبر ہے کہ کاسہ بدست پھرتے ہیں
بہت سے لوگ سروں پر ہُما کے ہوتے ہوئے

فرازؔ ایسے بھی لمحے کبھی کبھی آئے
کہ دل گرفتہ رہا دلرُبا کے ہوتے ہوئے

○

شام اور قریۂ ملال کی شام
تارا تارا ہوئی خیال کی شام

پھر وہی دردِ انتظار کی آگ
پھر وہی وعدۂ وصال کی شام

یادِ یارانِ زود رنج کے زخم
پُرسشِ حال و اندمال کی شام

تُو نہ دیکھے مرے جنوں کا زوال
میں نہ دیکھوں ترے جمال کی شام

urduinpage.com

ایک تیمار دار کیا آیا
مہک اُٹھی ہے ہسپتال کی شام

اے خدا کوئی صبحِ آسودہ
اے خدا کوئی اعتدال کی شام

بھولتی ہی نہیں فرازؔ مجھے
اس کے آنے کے احتمال کی شام

ابو جہاد

ابو جہاد مرا دل لہو لہو ہے مگر
معاف کر کہ ترے دشمنوں کے ساتھ ہیں ہم
ترا جنوں ترا ایثار محترم لیکن
جو سچ کہوں تو ترے قاتلوں کے ساتھ ہیں ہم

ہمی تو ہیں وہ ستمگر کہ مصلحت جن کی
دراز دستیٔ قاتل کا دل بڑھاتی ہے
ہم اس قبیلۂ عشاق سے نہیں کہ جنہیں
ندیمِ دوست سے خوشبوئے دوست آتی ہے

urduinpage.com

جو تیرے دل میں تپکتا تھا آبلے کی طرح
وہی تو دُکھ ہے جو چھالا مری زبان کا ہے
ہم اک سناں کے ہدف ایک تیر کے بسمل
اگر ہے فرق تو بس ہاتھ یا کمان کا ہے

تُو دشتِ بے وطنی میں لہو لہان ہوا
ہم اپنے گھر میں ہی سینہ فگار پھرتے ہیں
غلام گردشِ زنداں سے صحنِ مقتل تک
ابھی رسن بہ گلو میرے یار پھرتے ہیں

وہ جس نے خون اچھالا ترے شہیدوں کا
اُسی کی تیغ ہمارے سروں پہ چمکی ہے
وہی تو ایک ہے جلّاد جس کے ہاتھوں نے
ہر اک چراغ سے چہرے کی لو قلم کی ہے

ابو جہاد ہمارا جہاد ایک سا ہے
وہ سرزمین تری ہو کہ سرزمیں میری
رہِ وفا میں ترا خوں بہے کہ میرا لہو
دریدہ ہو ترا دامن کہ آستیں میری

چلیں گے ساتھ رفاقت کے پرچموں کے لیے
جہاں جہاں سے بھی ساتھی ہمیں پکاریں گے
اگر ہے دشنہ و خنجر زبان قاتل کی
تو ہم بھی حرفِ وفا کی زرہ سنواریں گے

urduinpage.com

○

لگی ہے آگ پر کوئی بھی گھر نئیں
ابھی تک جلنے والوں کو خبر نئیں

عجب نقشہ ہے شہرِ بے اماں کا
کسی کا سر کسی کے دوش پر نئیں

یہ بیگانہ روی ہے ہمرہوں میں
مسافر کو مسافر کی خبر نئیں

ہوا کی سلطنت میں کیا بھروسا
چراغِ جاں اُدھر ہے اور اِدھر نئیں

پرندوں کو رہائی مل چکی ہے
اگر ہو جرأتِ پرواز، پر نئیں

○

کوئی احسان چشمِ یار پر نئیں
ہم اس کے ہیں مگر اس کو خبر نئیں

عجب نشّہ ہے مستانہ رَوی میں
خیالِ منزل و زادِ سفر نئیں

محبت اپنا اپنا تجربہ ہے
یہاں فرہاد و مجنوں معتبر نئیں

بہت سے خوبصورت لوگ دیکھے
مگر ایسا ہے تجھ کو دیکھ کر نئیں

فرازؔ اس کی گلی سے پھر نہ آیا
وہ دیوانہ سہی پر در بدر نئیں

urdupage.com

○

نہ سہہ سکا جب مسافتوں کے عذاب سارے
تو کر گئے کوچ میری آنکھوں سے خواب سارے

بیاضِ دل پر غزل کی صورت رقم کیے ہیں
ترے کرم بھی، ترے ستم بھی، حساب سارے

بہار آئی ہے تم بھی آؤ ادھر سے گزرو
کہ دیکھنا چاہتے ہیں تم کو گلاب سارے

یہ سانحہ ہے کہ واعظوں سے اُلجھ پڑے ہم
یہ واقعہ ہے کہ پی رہے تھے شراب سارے

بھلا ہُوا ہم گناہگاروں نے ضد نہیں کی
سمیٹ کر لے گیا ہے ناصح ثواب سارے

فرازؔ کس نے مرے مقدّر میں لکھ دیے ہیں
بس ایک دریا کی دوستی میں سراب سارے

www.poetrynia.com
urduinpage.com

○

اماں مانگو نہ ان سے دِلفگاراں ہم نہ کہتے تھے
غنیمِ شہر میں چابک سواراں ہم نہ کہتے تھے

خزاں نے تو فقط ملبوس چھینے تھے درختوں سے
صلیبیں بھی تراشے گی بہاراں ہم نہ کہتے تھے

ترس جائیں گی ہم سے بے نواؤں کو تری گلیاں
ہمارے بعد اے شہرِ نگاراں ہم نہ کہتے تھے

جہاں میلہ لگا ہے ناصحوں کا غمگساروں کا
وہی ہے کوچۂ بے اعتباراں ہم نہ کہتے تھے

پسِ زنداں کوئی ہو گا سرِ مقتل کوئی ہو گا
بنے گی اس طرح تصویرِ یاراں ہم نہ کہتے تھے

فرازؔ اہلِ ہوس نے شہر دشمن ہم کو ٹھہرایا
خطا یہ تھی کہ مدحِ شہر یاراں ہم نہ کہتے تھے

urduinpage.com

○

کل رات ہم سخن کوئی بُت تھا خدا کہ میں
میں سوچ ہی رہا تھا کہ دل نے کہا کہ میں

تھا کون جو گرہ پہ گرہ ڈالتا رہا
اب یہ بتا کہ عقدہ کشا تُو ہوا کہ میں

جب سارا شہر برف کے پیراہنوں میں تھا
ان موسموں میں لوگ تھے شُعلہ قبا کہ میں

جب دوست اپنے اپنے چراغوں کے غم میں تھے
تب آندھیوں کی زد پہ کوئی اور تھا کہ میں

جب فصلِ گُل میں فکرِ رفو اہلِ دل کو تھی
اس رُت میں بھی دریدہ جگر تُو رہا کہ میں

کل جب رُکے گا بازوئے قاتل تو دیکھنا
اے اہلِ شہر تم تھے شہیدِ وفا کہ میں

کل جب تھمے گی خون کی بارش تو سوچنا
تم تھے عدو کی صف میں سرِ کربلا کہ میں

urduinpage.com

○

پیشہ ور گواہوں کی اور بھی مثالیں تھیں
مجھ کو قتل کرنے میں منصفوں کی چالیں تھیں

آدھی رات بستی میں نقب زن جب آئے تھے
جھانجھریں تھیں پاؤں میں ہاتھ میں کدالیں تھیں

سادہ دل تماشائی پھر فریب کھا بیٹھے
بھیڑیوں کے جسموں پر ہرنیوں کی کھالیں تھیں

کچھ درخت ایسے تھے فصلِ گُل میں بھی جن پر
زرد زرد پتّے تھے خشک خشک چھالیں تھیں

اپنا دار پر کھنچنا کیوں لگا عجب سب کو
کُشتگانِ شب کی تو اَن گنت مثالیں تھیں

خونِ بے گناہاں کو جب بھی بیچ کر آئے
دوستوں کے شانوں پر زرنگار شالیں تھیں

urduinpage.com

○

بہت سیرِ گُل اے صبا کر چلے
یہاں تک کہ دل کو قبا کر چلے

وہ تیری گلی تھی کہ شہرِ عدُو
جدھر بھی گئے سر اٹھا کر چلے

جو احوال اپنا ہُوا سو ہُوا
عبث دوستوں کو خفا کر چلے

یہ محفل تری، اہلِ محفل ترے
ہمارا تھا کیا ہم تو آ کر چلے

یہ کیا آج چارہ گروں کو ہُوا
دوا کی بجائے دُعا کر چلے

نوا سنج سارا قفس ہے فرازؔ
یہاں تک تو ہم بے نوا کر چلے

urduinpage.com

○

جو حرفِ حق تھا وہی جا بجا کہا سو کہا
بلا سے شہر میں میرا لہو بہا سو بہا

ہمی کو اہلِ جہاں سے تھا اختلاف، سو ہے
ہمی نے اہلِ جہاں کا ستم سہا سو سہا

جسے جسے نہیں چاہا اُسے اُسے چاہا
جہاں جہاں بھی مرا دل نہیں رہا سو رہا

نہ دوسروں سے ندامت نہ خود سے شرمندہ
کہ جو کیا سو کیا اور جو کہا سو کہا

یہ دیکھ تجھ سے وفا کی کہ بے وفائی کی
چلو میں اور کہیں مبتلا رہا سو رہا

ترے نصیب اگر جا لگے کنارے سے
وگرنہ سیلِ زمانہ میں جو بہا سو بہا

شکست و فتح مرا مسئلہ نہیں ہے فرازؔ
میں زندگی سے نبرد آزما رہا سو رہا

urduinpage.com

ہیچ ہائیکر

میں کہ دو روز کا مہمان ترے شہر میں تھا
اب چلا ہوں تو کوئی فیصلہ کر بھی نہ سکوں
زندگی کی یہ گھڑی ٹوٹتا پل ہو جیسے
کہ ٹھہر بھی نہ سکوں اور گزر بھی نہ سکوں

مہرباں ہیں تری آنکھیں مگر اے مونسِ جاں
ان سے ہر زخمِ تمنّا تو نہیں بھر سکتا
ایسی بے نام مسافت ہو تو منزل کیسی
کوئی بستی ہو بسیرا ہی نہیں کر سکتا

ایک مُدّت ہوئی لیلائے وطن سے بچھڑے
اب بھی رِستے ہیں مگر زخم پرانے میرے
جب سے صرصر مرے گلشن میں چلی ہے تب سے
برگِ آوارہ کی مانند ٹھکانے میرے

آج اس شہر کل اُس شہر کا رستہ لینا
''ہائے کیا چیز غریب الوطنی ہوتی ہے''
یہ سفر اتنا مسلسل ہے کہ تھک ہار کے بھی
''بیٹھ جاتا ہوں جہاں چھاؤں گھنی ہوتی ہے''

تو بھی ایسا ہی دل آرام شجر ہے جس نے
مجھ کو اس دشتِ قیامت سے بچائے رکھا
ایک آشفتہ سر و آبلہ پا کی خاطر
کبھی زلفوں کبھی پلکوں کو بچھائے رکھا

www.poetrymania.com
urdupage.com

RASHID SAHIL

دکھ تو ہر وقت تعاقب میں رہا کرتے ہیں
یوں پناہوں میں کہاں تک کوئی رہ سکتا ہے
کب تلک ریت کی دیوار سنبھالے کوئی
وہ تھکن ہے کہ مرا جسم بھی ڈھ سکتا ہے

اجنبی شہر نئے لوگ پرائی گلیاں
زندگی ایسے قرائن میں کٹے گی کیسے
تیری چاہت بھی مقدّس تری قربت بھی بہشت
دیس پردیس کی تفریق گھٹے گی کیسے

ناگزیر آج ہُوا جیسے بچھڑنا اپنا
کل کسی روز ملاقات بھی امکان میں ہے
میں یہ پیراہنِ جاں کیسے بدل سکتا ہوں
کہ ترا ہاتھ مرے دل کے گریبان میں ہے

www.poetrymania.com
urduinpage.com

جہاں بھی جانا تو آنکھوں میں خواب بھر لانا
یہ کیا کہ دل کو ہمیشہ اُداس کر لانا

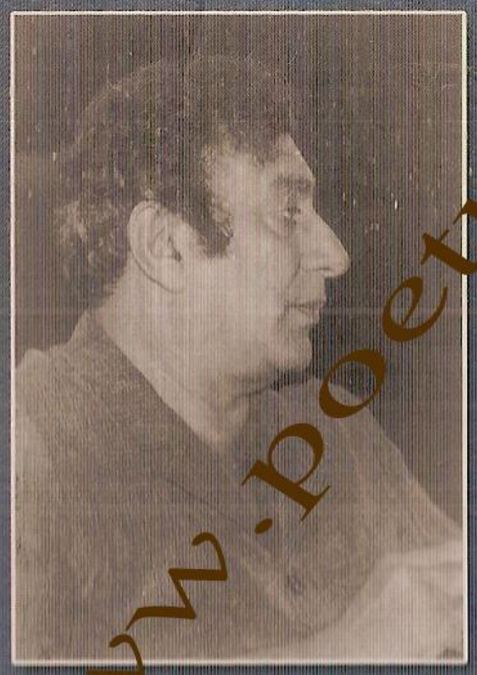

فراز کی شاعری غمِ دوراں اور غمِ جاناں کا
ایک حسین سنگم ہے۔ ان کی غزلیں اس
تمام کرب والم کی غمازی کرتی ہیں جس
سے ایک حساس اور رومانٹک شاعر کو دوچار
ہونا پڑتا ہے۔ ان کی نظمیں غمِ دوراں کی
بھرپور ترجمانی کرتی ہیں اور ان کی کہی
ہوئی بات ''جو سنتا ہے اسی کی داستان
معلوم ہوتی ہے۔''

کنور مہندر سنگھ بیدی سحر

www.poetrymania.com
urduinpage.com